REGD No L5254

214

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ا؍

یکم رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۷ احسان ۱۳۳۰ ہش ۷ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۳۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے۔ اور مضمون انک لعلیٰ خلق عظیم کا بپایہ ثبوت پہنچ گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علیٰ اوجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاءؑ کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا۔ اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔"

(براہین احمدیہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ رجون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اچھی ہے۔ (الحمد للہ) گذشتہ دو دنوں سے حرارت بھی نہیں ہوئی ثم الحمد للہ

لاہور ۶ رجون پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ لاہور کی اطلاع کے مطابق ماہ صیام میں مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ مقامی مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں بعد نماز ظہر تا عصر درس قرآن مجید دیا کریں گے۔

رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا

لاہور ۶ رجون۔ آج رمضان المبارک کا چاند لاہور۔ کراچی راولپنڈی۔ اور پشاور میں نظر آگیا۔ ڈھاکہ میں آج بھی مطلع کے ابر آلود ہونے کے باعث چاند دکھائی نہ دیا۔

ڈربن میں ہندوستانی اور مقامی باشندوں میں دست بدست لڑائی

جوہنسبرگ ۶ رجون۔ خبر آئی ہے۔ کہ آج ڈربن کے بازاروں میں ہندوستانی اور مقامی باشندوں میں فساد ہوگیا۔ دونوں طرف سے آزادانہ ایک دوسرے پر پتھر پھینکے گئے۔ اور دست بدست لڑائی ہوتی رہی۔ جس سے ۲۰۰ کے قریب افراد بری طرح زخمی ہوئے۔ حکومت کے ایک اعلان کے مطابق اس وقت تک صرف ۱۲ مقامی باشندوں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ یہ فسادات ایک مقامی باشندے کے ایک ہندوستانی کی بس کے نیچے آکر ہلاک ہو جانے سے شروع ہوئے۔ جنوبی افریقہ کی انڈین کانگرس کے صدر مسٹر داود نے یونین کی حکومت کو خبردار کیا ہے۔ کہ اگر حکومت نے نسلی علاحدگی کی پالیسی ترک نہ کی۔ تو سارے ملک میں ہلچل پیدا ہو جائے گی۔

کشمیری مسلمانوں سے منصفانہ سلوک روا رکھئے ورنہ سارے عالم اسلام کی ناراضگی مول نہ لیجئے

طہران ۶ رجون۔ ایران کے تیل کو قومی ملکیت میں لینے والے بورڈ کے سیکرٹری مسٹر حسین مکی نے ایرانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کو خبردار کیا۔ کہ وہ کشمیر کے مسلمانوں سے منصفانہ سلوک روا رکھے ورنہ سارے عالم اسلام میں اس کے خلاف غم و غصے کی لہر دوڑ جائیگی ——— آج ایرانی پارلیمنٹ نے ایران و پاکستان کے درمیان دوستی کے معاہدے کی توثیق کر دی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی نمائندگی کرنے کے لئے گفتگو کی غرض سے چار افراد کا وفد اسی ہفتے کے آخر تک طہران پہنچ جائے گا۔

ہیگ ایک اطلاع کے مطابق بین الاقوامی عدالت انصاف نے کمپنی اور برطانی حکومت کی درخواستوں پر غور کرنا منظور کر لیا ہے۔

نواب صفوی کا اعتراف جرم

طہران۔ ۶ رجون۔ فدایان اسلام کے تمام ارکان کی جستجو کی مہم تیز تر کر دی گئی ہے۔ کیونکہ نواب صفوی نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ انہوں نے ڈاکٹر محمد مصدق اور نیشنل فرنٹ کے لیڈر سید کاشانی کے قتل کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جنرل رزم آراء انہی کے حکم سے قتل ہوئے ہیں۔ حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

صوبہ سندھ کے عام انتخابات

آئندہ فروری یا مارچ میں ہوں گے

کراچی ۶ رجون۔ آج یہاں سہ پہر کو وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ صوبہ سندھ کے عام انتخابات آئندہ فروری کے اواخر یا مارچ کے اوائل میں ہوں گے۔ اور آئندہ سال کا بجٹ اغلباً نئی اسمبلی منظور کریگی۔

آپ نے اس امر کا یقین بھی دلایا۔ کہ ضلع تھرپارکر میں ایک لاکھ ایکڑ زمین کو غیر متروکہ قرار دیئے جانے سے حکومت ان دس ہزار خاندانوں کی بحالی و گذارہ کے لئے کوئی اور معقول انتظام کرے گی۔ جن پر اس کا اثر پڑیگا۔

ہندوستان میں ریلوں کی آمد و رفت

بند ہو جانے کا خطرہ

نئی دہلی ۶ رجون۔ ریلوے ملازموں کی فیڈریشن اور حکومت کے نمائندوں کے درمیان مہنگائی الاؤنس کے اضافے کے بارے میں جو مصالحت کے لئے بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ٹوٹ گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ دیئے ہوئے نوٹس کے مطابق دس لاکھ ملازم اب عام ہڑتال کے پروگرام پر عمل کریں گے جس سے سارے ملک میں ریلوں کی آمد و رفت میں تعطل واقع ہو جائے گا۔

لاہور ۶ رجون۔ حکومت پنجاب نے ہر ضلع کے ہیڈ کوارٹر پر ایک ایک صنعتی سکول کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ خام اشیاء ملنے والے علاقوں کے مراکز میں بھی ایسے صنعتی اور تحقیقاتی ادارہ کھولے جائیں گے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی مراجعت

لاہور ۶ رجون۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ آج واپس لاہور آگئے۔ آپ نے بتایا کہ معاشرتی فلاح و بہبود کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت آئندہ تین سال کے اندر اندر مختلف وسائل سے ۱۵ کروڑ روپیہ جمع کریگی۔

شمالی بحر اوقیانوس کے دفاع کیلئے مالی امداد

پیرس ۶ رجون۔ شمالی بحر اوقیانوس کے اقتصادی اور مالی بورڈ کے کام کو بہت اہمیت دی جارہی ہے۔ بورڈ نے سب سے پہلے شمالی بحر اوقیانوس کے معاہدے میں شرکت کرنے والے ممالک کے دفاعی پروگرام کا بغور مطالعہ کیا۔ اور معلوم کیا کہ دفاعی پروگرام کے باعث ان کی قومی اقتصادی حالت پر کیا اثر پڑیگا۔ یہ کام بہت ہی بڑا ہے۔ اور اس کا مارشل امداد کی تقسیم کے ساتھ کسی صورت میں بھی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ مختصر طور پر اصل بات یہ معلوم کی جائے گی۔ کہ ان ۱۲ ممالک میں ڈالروں کی کس حد تک کمی ہے۔ اور کس کس قدر ڈالروں کی ضرورت ہے۔ یہ بات قرین قیاس ہے کہ برطانیہ کو فوجی سامان میں سے کافی حصہ ملے گا۔ اس سامان کے مل جانے سے برطانیہ کے دفاع کے حصے میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ کیونکہ برطانیہ کو آئندہ تین سالوں میں دفاعی پروگرام کے ۷ ارب پونڈ خرچ کرنے پڑیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جن ممالک کو امریکی امداد دی جائے گی۔ ان میں فرانس کا حصہ سب سے زیادہ ہوگا۔ ۵۲-۱۹۵۱ء میں جس قدر امداد امریکہ یورپ کے ممالک کو دے گا۔ اس کی کل مقدار ۶ ارب ۹۰ کروڑ ۳ ۳ ڈالر ہوگی۔ اس میں قومی اسلحہ اور اقتصادی امداد شامل ہوگی۔ (داستان)

ٹڈیوں کی صورت حال تشویشناک ہے

لاہور ۶ رجون۔ میانوالی کے بعد اب ٹڈیوں کے بچوں کو تلف کرنے کا کام کیمل پور میں تیز کر دیا گیا ہے۔ یہ کام زیادہ تر کالا چٹا کی پہاڑیوں۔ حاجی شاہ۔ گوندل اور جنگلاتی ریتوں میں ہو رہا ہے۔ موسے خیل ڈھاک میانی اور سکیسر کی پہاڑیوں میں ٹڈیوں کے بچوں کی کثرت ہے۔ گجرانوالہ کا ضلع کاملاً صاف ہو چکا ہے۔ ملتان کے دیہات کالی شاہ چکر وادر چک پیر شاہ اور حسین شاہ (تحصیل میلسی) ٹڈیوں سے پاک ہو چکے ہیں۔ البتہ تحصیل شجاع آباد میں ان کے اتلاف کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ضلع مظفر گڑھ میں بھی سوائے کہروڑ کے ہر جگہ سے تسلی بخش خبریں آئی ہیں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں اب یہ بچے صرف وہوا۔ جتوئی اور گڑاٹی میں رہ گئے ہیں۔ لیکن بحیثیت مجموعی صورت حال اب بھی تشویشناک ہے۔ کیونکہ نئی پود کے قطع نظر ان کے دل صوبے کے اکثر اضلاع پر چھا رہے ہیں۔ لائل پور سرگودھا کیمل پور۔ راولپنڈی اور مظفر گڑھ کے اضلاع سے ٹڈیوں کے ورود کی خبریں آرہی ہیں۔ محکمہ زراعت پوری تندہی سے ان کو تلف کرنے میں کوشاں بتایا گیا ہے۔

پی۔سی۔ایس کے لئے مقابلہ کا امتحان

لاہور ۶ رجون۔ امسال پی۔سی۔ایس (شعبہ انتظامیہ) میں ۵ آسامیاں پُر کرنے کے لئے مقابلہ کا امتحان ماہ اکتوبر میں ہوگا۔ ان میں سے ایک آسامی ہندوستانی عیسائیوں اور اینگلو انڈین کے لئے ہوگا۔ مہاجر امیدواروں کے لئے عمر کی حد نرم کر کے ۲۸ سال تک کر دی گئی ہے۔ امتحان میں داخلے کی درخواستیں ڈپٹی کمشنروں تک حد ۱۲ رجون تک پہنچ جانی چاہئیں۔

——— اتحادی اقوام کا تعلیمی اور ثقافتی ادارہ کی طرف سے پاکستان میں طبعیات ارض کی ترقی کے لئے چار غیر ملکی ماہر بھیجے گئے ہیں۔ جو کراچی سے ۸ رجون کو پاکستان میل کے ذریعہ لاہور پہنچیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے۔ تو کمزوریٔ ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

نوٹ۔ (۱) فرسٹ ایر ایف۔ اے ایف۔ ایس (تمام مضامین) کا داخلہ ۱۴ جون سے شروع ہو کر ۱۴ جون تک رہے گا۔ کالج پراسپکٹس کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یا خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔ یہ افواہ غلط ہے۔ کہ کالج لاہور سے منتقل ہو رہا ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ضروری اعلان برائے ملاقات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور کی صحت کی خرابی کے پیش نظر تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ پہلے سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی ملاقات نہ ہو سکے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ "میں ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہوں سلسلہ کا کام بھی اسی حالت میں کرنا پڑتا ہے ملاقاتیں نہیں ہو سکتیں ایسی حالت میں ملاقات پر زور دینا ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی۔" (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

درس القرآن ربوہ

خدا کے فضل و کرم سے ہر سال نظارت تعلیم و تربیت ... نظام کے ماتحت ربوہ دار الہجرت میں رمضان المبارک میں درس القرآن کا انتظام ہوتا ہے۔ چونکہ شدت کی گرمی پڑتی ہے اس لئے درس متعدد علماء پر تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ امسال بھی درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو بعد نماز ظہر ۲ بجے سے ۵ بجے تک ہوا کرے گا۔

پہلے پانچ پاروں کا درس مولینا ابو العطاء صاحب فرمائیں گے۔ احباب مستفید ہوں۔

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے طبی کمالات

مؤرخہ ۲۸ مئی ۱۹۵۱ء کو صاحبزادہ میاں عبد الوہاب صاحب عمر نے جامعۃ المبشرین کے طلباء کے سامنے "حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طبی کمالات" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جلسہ کی صدارت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے فرمائی۔

صاحبزادہ موصوف نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے علمی روحانی اور طبی کمالات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ تینوں کڑیاں دراصل ایک ہی ہیں۔ کیونکہ حضور کی طبی شخصیت میں صرف طب کا ہی نہیں بلکہ علم اور روحانیت کا بھی بہت بڑا دخل تھا۔ حضور بے شک جسمانی امراض کے نباض اعلیٰ تھے۔ لیکن جب وہ نسخہ لکھ رہے ہوتے تھے تو دعا بھی کام کر رہی ہوتی تھی۔

صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمایا آپ ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی دونوں سے استفادہ فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اصل غرض تو شفاء ہے خواہ وہ کسی طب سے حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ایسی مقبولیت عطا فرمائی تھی کہ لوگ دور دراز کا سفر کر کے قادیان آتے اور مستفید ہوتے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فیس نہیں لیتے تھے نہ غریب سے نہ امیر سے اور اللہ تعالیٰ خود بخود اپنی جناب سے زندگی کے تمام سامان عطا فرما دیتا تھا۔

تقریر کے بعد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے بعض اپنے واقعات واقعات بھی بیان فرمائے۔ جن سے حضور کی فراست اور ہمہ گیر روحانی اثر کا علم حاصل ہوتا تھا۔

محترم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد ملک سیف الرحمن صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی بیعت سے پہلے کے ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا۔ اور یہ پُر لطف روحانی مجلس بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ (عبد السلام اختر ایم۔ اے)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

پیچھا چھڑا کر بھاگے اور ایسے بھاگے کہ کرم آباد مجلس عدل و انصاف میں جا ہو پہنچے۔ کہتے ہیں کہ جاتے جاتے "زمیندار" کے عملے کو ہدایت کرتے گئے کہ بھئی احراریوں کی خوشنودی کے لئے جو وہ کہیں اخبار میں چھاپ دینا جو چاہے لکھنا ہم بعد میں آ کر اگر کسی نے پوچھا تو لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر اپنی غیر حاضری کا عذر پیش کر کے وقت ٹال لیں گے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ احراری "زمیندار" کے عملے کی کارروائی سے خوش نہیں ہوئے۔ اور جب تک کرم آباد جا کر ان سے بیان نہیں دلوا لیا دم نہیں لیا۔ سنا ہے کہ احراریوں نے کہا کہ آپ تو ہمارے دیرینہ دیل اور رنگ بدلنے میں گرگٹ کو بھی مات کر سکتے ہیں۔ جب مودودی صاحب اور "کوثر" باوجود اقامت دین کے داعی ہونے کے ہمارے ڈر سے احمدیوں کو مرزائی اور قادیانی کہہ کہہ کر استہزاء اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے کے لئے مجبور ہیں۔ تو آپ کو تو خود چاہیئے تھا کہ ایک گالیوں سے بھرا ہوا بیان مرزائیوں کے خلاف اپنے روزنامہ میں شائع کراتے۔ پھر آپ ان ڈیڑھ دو سو سرخپوشوں کو تو جانتے ہیں جنہوں نے آپ کو سلامی دی تھی جن کے خوف سے آپ نے ڈیڑھ دو سو کو پہلے تو دس ہزار لکھایا اور پھر دوسرے دن دو ہزار بتا کر ہماری ہیٹی کروائی۔ یاد رکھیئے ڈیڑھ دو سو تو کیا ایسے دس بھی بڑے ہوتے ہیں۔ ہم آپ کی رگوں میں ظفر علیخان کا خون دوڑ رہا ہے کچھ نہیں جانتے۔ سیدھے ہاتھ سے اس بیان پر جو آپ کی سہولت کے لئے ہم نے پہلے ہی لکھ رکھا ہے دستخط کر دیجئے۔ اور عملہ کو حکم دیجئے کہ "زمیندار" میں کل ہی نکل جائے ورنہ . . . . آپ جانتے ہی ہیں . . . . مسٹر نور الٰہی اور باغ جناح کی دعوت چائے!

یہ ہے پس منظر اس بیان کا جو روزنامہ "زمیندار" کی اشاعت ۶ جون ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۳ پر اختر علی خان صاحب کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جس میں "مرزائیوں" اور "الفضل" کو ناحق بے شمار گالیاں دی گئی ہیں۔ حالانکہ "الفضل" نے "اتحاد کانفرنس" کی جو رپورٹ شائع کی ہے اس سے "زمیندار" بھی متفق ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس کو "زمیندار" نے خود نہ تسلیم کیا ہو۔ کیا اختر علی خان انجمن اتحاد المسلمین کے صدر نہیں؟ کیا انہوں نے خطبہ استقبالیہ نہیں فرمایا؟ کیا سید نشیر احمد رضوی نے اتحاد پر جو تقریر کی۔ اس میں احمدیوں کا بھی ذکر نہیں آیا؟ کونسی بات ہے جو الفضل نے اپنی طرف سے ڈال دی ہے۔ اور کونسی بات ہے جس کو خود روزنامہ "زمیندار" تسلیم نہیں کرتا۔ کیا "الفضل" کا یہی دجل ہے کہ اس نے لکھا کہ اختر علی خان انجمن اتحاد المسلمین کے صدر ہیں۔ کیا اتحاد المسلمین اختر علی خان کے نزدیک کوئی بری چیز ہے۔ "مرزائی" تو خیر ایسے ویسے ہی سہی جیسا کہ آپ نے بیان کیا ہے مگر کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ احراری جو انارکی کا کھیل یہاں کھیلنا چاہتے ہیں۔ اس میں "اتحاد کانفرنس" حائل ہونے والی تھی؟ اسی لئے اس کو اجاڑ گیا۔ کیا اختر علی خان احراریوں کو نہیں جانتے۔ کہ احراری مسلم لیگ کی عصبیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں؟ کیا انہوں نے شیعہ، سنی، حنفی، وہابی سوال از سر نو پاکستان میں پیدا کرنے کی کوششیں نہیں کیں؟ کیا وہ اپنے ترجمان آزاد میں ابو الکلام آزاد اور حسین احمد مدنی کے گن نہیں گاتے؟ کیا وہ کابل ریڈیو کی سر میں سر نہیں ملاتے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ احراری اور بھارت کے اخبارات ظفر اللہ خان کو بدنام کرنے میں ہمنوا ہیں۔ کیا اختر علی خان سمجھتے ہیں کہ مسٹر نور الٰہی مالک "احسان" کی دعوت چائے نے احراریوں کی غدارانہ تگ و دو کو ارباب حکومت اور مسلمانوں کی نظر سے اوجھل کر دیا ہے؟ کیا احراریوں نے مصنوعی "یوم تشکر" منا کر خود اپنا راز طشت از بام نہیں کر دیا؟ اور کیا جو مسلمان فریب کھانے کے قریب ہو گئے تھے وہ بھی چوکنے نہیں ہو گئے۔ یاد رکھیئے دشمنان اسلام دشمنان شرافت دشمنان پاکستان کا یوم حساب قریب آ گیا ہے بہت قریب اور سہ

بچتے نہیں مواخذۂ روز حشر سے
قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

ظفر علیخان صاحب کی امرتسر والی اوپر درج شدہ تقریر کو غور سے پڑھیئے اور اس وقت احراریوں نے جو آپ کے والد ماجد سے سلوک کیا تھا۔ اس کو خیال میں لائیے۔ کیا اتحاد کانفرنس کو برباد کرتے وقت احراریوں نے اپنی اس شرارت کا اعادہ نہیں کیا۔ جس سے آپ آج اتنے ڈر گئے ہیں کہ وہ جو کہتے ہیں غلامان ازل کی طرح اس کی فوراً تعمیل کر دیتے ہیں۔

کیا یہ بھی اس کا ثبوت ہے کہ بقول حاجی لقلق آپ کے پہلو میں درد مند دل ہے؟ اور آپ بڑے بارسوخ ہیں؟ اپنے عمل سے تو آپ اس کی صریح تردید فرما رہے ہیں۔ مرزائیوں کو آپ بے شک ناحق گالیاں دیتے چلے جائیے اس کا حساب قیامت کو ہو گا۔ مگر پاکستان کی سالمیت اور استحکام کا تو کچھ خیال رکھیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

مورخہ ۱۷ رجون ۱۹۵۱ء

کیا اختر علی خان صاحب احراریوں سے ڈرتے ہیں؟

جناب حاجی لقلق صاحب جو آجکل پھر روزنامہ "زمیندار" کے فکاہات کا کالم لکھنے پر لگے ہوئے ہیں۔ "زمیندار" کی اشاعت ۷ رجون ۱۹۵۱ء میں فرماتے ہیں:۔

"مولانا اختر علی خان صاحب کو صدر بنانے کا رجحان اس لئے ترقی کر رہا ہے کہ مولانا صاحب بارسوخ ہونے کے علاوہ اپنے پہلو میں درد مند دل رکھتے ہیں"۔

اختر علی خانصاحب کے بارسوخ ہونے میں "ہر کہ شک آرد کافر گردد" کے مصداق کسی کو شک نہیں ہے۔ باقی رہا ان کے پہلو میں ایک درد مند دل ہونا تو اس کا عینی ثبوت بھی ہم کو اس وقت کافی مل گیا تھا جب یکم جون کی رات کو موری دروازہ لاہور کے باہر انجمن اتحاد المسلمین کے زیر اہتمام جس کے اختر علی خان صاحب صدر ہیں۔ اتحاد کانفرنس ہوئی اور آپ کے خطبہ استقبالیہ کے بعد جناب سید بشیر احمد صاحب رضوی نے "اتحاد بین المسلمین" پر ایک یادگار غیر معمولی حقیقت افروز مؤثر تقریر فرمائی:۔

دیکھا گیا کہ جب سید رضوی تقریر فرما رہے تھے۔ تو اور تو اور خود اختر علی خان صاحب کی آنکھوں سے آنسوؤں کا بے پناہ طوفان اٹھ رہا تھا۔ اور روتے روتے آپ کی گھگھی بندھ گئی تھی اس سے زیادہ بیّن واضح اور مرئی ثبوت آپ کے پہلو میں درد مند دل ہونے کا کیا ہو سکتا ہے؟ رضوی صاحب کی تقریر کچھ ایسی درد انگیز پر زور اور مبنی علی الحقیقت تھی کہ مخالفین بھی اتنے مبہوت اور حیرت زدہ تھے۔ کہ گویا ان پر متواتر صاعقہ کی یورش ہو رہی ہے۔ جس نے ان کی زبانوں کو پکڑ لیا ہے۔ اور ہونٹوں کو جکڑ لیا ہے۔ سکوت کا وہ عالم طاری تھا کہ سوئی گرنے کی آواز سنائی دے۔ کچھ باتیں ہی ایسی دردناک تھیں کہ سنگدل سے سنگدل انسان بھی "دل میں ایک درد اٹھا آنکھ میں آنسو بھر آئے" کی تصویر بننے سے اپنے آپ کو روک نہیں سکتا تھا۔

رضوی صاحب نے دشمنان پاکستان کی تقسیم سے پہلے اور تقسیم سے بعد کی تمام تخریبی کارروائیوں کا پردہ اس صفائی سے چاک کیا۔ کہ خود ان ظالموں کی آنکھوں سے بھی ایک دفعہ تو آنسو ٹپک ہی پڑے ہوں گے۔ جن کا ذکر خیر آپ نے فرمایا۔ اختر علی خان صاحب تو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے ہمہ تن درد بنے ہوئے تھے۔ اور ان کا درد مند دل پہلو چیر کر باہر نکل آیا تھا تقریر کے خاتمہ پر جو درد بھری آہ آپ نے کھینچی وہ باوجودیکہ آپ مائیکروفون کے سامنے نہیں تھے دور دور تک سنائی دی۔ آپ جب شکریہ کے الفاظ فرما رہے تھے تو آپ کی آواز درد سے بھری ہوئی تھی۔ اور دانتی بھرائی ہوئی تھی کہ بعض لوگ سمجھ ہی نہ سکے۔ کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

پھر آپ کے پہلو میں درد مند دل ہونے کا ثبوت اس سے بھی مل جاتا ہے۔ کہ جب آپ جلسہ کے بعد سٹیج سے اترے۔ تو چند احراریوں نے آپ کو گھیر لیا۔ آپ کے اوسان تو تقریر سے ہی خطا ہو چکے تھے۔ اس ناگہانی آفت سے دو چار ہونا مشکل در مشکل سوال بن گیا۔ کیونکہ احراری خطرناک انداز سے پوچھ رہے تھے کہ "مولانا یہ کیا؟" اس افراتفری میں روزنامہ "زمیندار" کے مدیر مسئول پی۔ ایف۔ ایم۔ سی کے صدر اور خدا جانے کس کس یونین کے صدر بارسوخ مولوی اختر علی خان صاحب اس "یہ کیا" کے جواب میں دایاں بازو پھیلا پھیلا کر صرف اتنا فرما سکے کہ "ان رگوں میں حضرت مولانا ظفر علی خان کا خون ہے۔ ہاں ہاں" مگر احراری اس بازو کو جھٹک جھٹک کر چیخ رہے تھے۔

"ظفر علی کوئی پیغمبر نہیں"

معلوم ہوتا ہے کہ ان احراریوں نے شائد روزنامہ "امروز" کی اشاعت ۲۸ رمئی کی "قسمت علمی و ادبی" میں جناب عبدالمجید صاحب سالک کی "سرگزشت" کی ۲۲ ویں قسط تازہ بتازہ مطالعہ فرمائی تھی جس میں بیان شدہ مندرجہ ذیل واقعہ ان کے دماغ میں اس وقت بھی گونج رہا تھا۔ سالک صاحب فرماتے ہیں۔

"دفعتاً زمیندار کے معاون مدیر سید اظہر حسن زاہدی (جو آجکل حکومت پاکستان میں انفرمیشن آفیسر ہیں) میرے پاس آئے اور کہنے لگے ایک اور بات آپ نے سنی؟ میں نے پوچھا وہ کیا؟ کہنے لگے کہ رات انجمن خدام الحرمین کی کانفرنس نے فتوے دے دیا۔ کہ مولوی ظفر علی خان کافر ہو گئے ہیں۔ اور ان کی بیوی پر خود بخود طلاق وارد ہو گئی ہے۔ اسے اختیار ہے۔ کہ کسی اور مسلمان سے نکاح کر لے۔۔۔ میں نے پوچھا کیا پیر جماعت علی شاہ بھی اس وقت کانفرنس میں موجود تھے زاہدی صاحب نے کہا "جی ہاں وہ تشریف رکھتے تھے۔ اور فتوائے کفر کی قرارداد انہی کے بعض عقیدتمندوں نے مرتب کی تھی"۔

شائد اسی لئے احراریوں نے اختر علی خان کا بازو جس کی رگوں میں ظفر علی خان کا خون دوڑ رہا تھا پرے جھٹک کر کہا کہ "ظفر علی کوئی پیغمبر ہے"؟ شائد اس وقت احراریوں کے ذہن میں ظفر علی خان کی امرتسر والی مندرجہ ذیل تقریر بھی کسمسا رہی تھی۔ جو ہم مظہر علی صاحب سابق لیڈر احرار کی تصنیف "ایک خوفناک سازش" سے نقل کرتے ہیں ھو ھذا

"مولوی ظفر علی خان نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا احمدیوں کی مخالفت کی آڑ میں احرار نے خوب ہاتھ رنگے۔ احمدیوں کی مخالفت کا احرار نے محض جلب زر کے لئے ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ قادیانیت کی آڑ میں غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی ہڑپ کر رہے ہیں۔ کوئی ان احرار سے پوچھے۔ بھلے مانسو تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے کونسی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی۔ احرار یو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں پہلے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے۔ تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے ساتھ ایک ایسی جماعت ہے۔ جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے۔ گالیاں اور بدزبانی۔ تف ہے تمہاری غداری پر لاہور میں مسجد شہید ہوئی۔ تم ٹس سے مس نہ ہوئے۔ مگر قادیان میں نماز جمعہ کی آڑ میں تم نے مورچہ لگا دیا۔ اس میں تمہیں ایسی ناکامی ہوئی کہ قیامت تک یاد رکھو گے سوائے چند تنخواہ دار اور بھاڑے کے ٹٹوؤں کے تم کسی کو جیل خانہ نہیں بھجوا سکے۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

اس پر احراری سیخ پا ہو گئے اور چلا اٹھے کہ ظفر علی مرزائی ہے۔ مرزائیوں کا تنخواہ دار ایجنٹ ہے۔ اس نے احمدیوں سے روپیہ لیا ہے۔ ایک مولوی نے کہا کہ ظفر علیخان قرآن غلط پڑھتا ہے۔ تفسیر غلط کرتا ہے۔ اس کی بات مت سنو اس پر شور پڑ گیا۔ تو تو میں میں تک نوبت پہنچ گئی۔ ایک دوسرے پر آوازے کسے گئے۔ تھپڑ رسید کئے گئے مکا بازی کے مظاہرے ہوئے۔ ایک نوجوان نے ممبر پر چڑھ کر مولوی ظفر علی صاحب کے گلے کے پھولوں کے ہار توڑ ڈالے۔ اور ان پر حملہ کر دیا۔ مگر وہ خوش قسمتی سے لوگوں کے بیچ میں آ جانے سے بال بال بچ گئے۔ ذرا سکون ہوا تو مولوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

حاضرین! احراری تہذیب کا نمونہ اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ ان رقعوں میں مجھے ماں بہن کی گندی اور ناگفتہ بہ گالیاں دی گئی ہیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ پڑھ کر سناؤں اور آپ کو اشتعال دلاؤں۔ میں حق بات کہنے سے باز نہیں ہونگا یہ میں ضرور کہوں گا۔ کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو مبلغ تیار کرو۔ عربی مدرسہ جاری کرو۔ قادیان میں دو چار مفسدہ پرداز بھیجنے سے کام نہیں چلتا۔ یہ تو چندہ بٹورنے کے ڈھنگ ہیں۔ اگر مخالفت کرنی ہے تو پہلے مبلغ تیار کرو غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو۔ یہ کیا شرافت ہے کہ دو چار بھگڑ بچے اسی لونڈے قادیان میں بھیج کر مرزائیوں کو گالیاں دلوا دیں۔ کیا یہ تبلیغ اسلام ہے۔ یہ تو اسلام کی مٹی خراب کرنا ہے۔ اس پر ایک احراری مولوی کھڑا ہو گیا اور مولوی ظفر علی کو مخاطب کر کے کہا تم تصدیق کرتے ہو کہ مرزا محمود نے واقعی خدمت اسلام کی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا ہاں میں تصدیق کرتا ہوں ہاں میں تصدیق کرتا ہوں۔ تین بار کہا۔ اس پر شور مچ گیا۔ اور اسی شور و داد و گیر میں جلسہ برخاست ہو گئی۔

(جلسہ مسجد خیر الدین امرتسر منعقدہ ۱۳ رمارچ بروز جمعہ بصدارت شیخ صادق حسن رئیس اعظم سابق ممبر اسمبلی۔ منقولہ ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸)

الغرض احراری اختر علی خاں سے جھاڑیں کر پیٹ رہے تھے۔ آپ قسمیں کھانے لگے اور بمشکل احراریوں سے

(باقی دیکھیں صفحہ کالم ۳-۴ پر)

مسئلۂ ارتقاء اور سائنس کے نئے انکشافات

از مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مقیم واشنگٹن (امریکہ)

(۱)

پیدائشِ عالم اور تخلیقِ انسان کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسانی پیدائش درحقیقت سلسلہ حیات کی آخری کڑی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس حیات کا منبع قرآنِ حکیم میں "ماء" کو بیان فرمایا ہے اور تخلیق انسان کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ تا اس ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کا ظہور اتم ہو۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے پیدائش حیات کا اصل مقصد آخر میں ایک ایسے "انسان" کا پیدا کرنا تھا جو حیات کے اعلیٰ سے اعلیٰ جلوے دکھا سکتا ہو۔ اس لحاظ سے اگرچہ اسلام نے ایسے ارتقاء کو تسلیم کیا ہے جس میں حیات ادنیٰ حالت سے ترقی کرتے کرتے آخر میں انسانی پیدائش کا دور آیا ہو مگر ساتھ ہی اس حقیقت پر بھی اصرار کرتا ہے کہ یہ پیدائش کا سلسلہ شروع سے ہی اس رنگ میں چلایا گیا تھا کہ اس سے انسان ہی پیدا ہونا تھا۔

(۲)

موجودہ زمانہ میں سائنس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے اور مختلف جہات سے نئے سے نئے اور نہایت قیمتی انکشافات کئے ہیں جو بالعموم یا تو اسلام کی پیش کردہ صداقتوں کو تسلیم کرتے ہیں یا ان کے متعلق مزید تفاصیل بہم پہنچا کر ان کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ مگر سائنس دانوں کا "ارتقاء" کا عام نظریہ اسلامی اصول سے براہ راست ٹکر کھاتا تھا۔ ان سائنس دانوں خصوصاً ڈارون کا کہنا ہے کہ اس ارتقائی دور میں انسان آخری کڑی تو ضرور ہے۔ مگر اس کی ابتدائی کڑیاں مختلف جانوروں سے ملتی ہیں جن سے ترقی کرتے کرتے آخر اس جسم نے وہ شکل اختیار کی جسے انسان کہتے ہیں۔ اس تھیوری کی ایک بڑی دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ جہاں ایک طرف بعض جانوروں مثلاً بعض اقسام کے بندروں کے جسم خصوصاً دماغ کی ساخت انسانی بناوٹ کے بہت مشابہ ہے وہاں جو پرانے انسانی جسموں کے ڈھانچے دریافت ہوئے ہیں۔ ان کی ساخت موجودہ انسانی ڈھانچے کی بناوٹ سے مختلف ہے جو اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ نہ صرف انسانی جسم کا تعلق بندروں کے جسم سے ہے بلکہ مختلف ادوار میں انسانی جسم کی بناوٹ کا فرق اس نظریہ کی بھی دلیل ہے کہ انسانی جسم دوسرے ڈھانچوں سے بدلتا بدلتا موجودہ شکل تک پہنچا ہے۔

(۳)

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اسلام سے ٹکر کھانے والے اس نظریہ کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ مختلف زمانوں کے جو انسانی ڈھانچے اب تک ملے ہیں وہ مختلف ساختیں رکھتے ہیں۔ لیکن اگر اسلام خدائے واحد کا نازل کردہ دین ہے تو اسلام اور حقیقی اور ثابت شدہ سائنس میں اختلاف ممکن ہی نہیں اور اگر کوئی اختلاف بظاہر نظر آتا تو اس کے لازمی طور پر یہی معنے ہونے چاہئیں کہ ابھی تک اس جہت میں اہل سائنس کی نگاہیں حقیقت تک نہیں پہنچیں۔ اور ان کی محدود اور ناقص عقل صداقت کی کنہ کو ابھی تک نہیں پا سکی اس کا تازہ ثبوت مسئلہ ارتقا کے سلسلے میں نئی تحقیق ہے جس نے سائنس دانوں کی اس ارتقار کی تھیوری کو جو اسلام سے ٹکر کھاتی تھی بیخ و بن سے ہلا دیا ہے۔

(۴)

اس نئی تحقیق کا منبع ایران کے شمال میں بحیرہ کیسپین کے کنارے پر ایک غار ہے جس میں حال ہی میں بعض امریکن ماہرین طبقات الارض نے کھدائی کا کام شروع کروایا۔ اس غار کو جسے انہوں نے ہوتو (Hotu) کا نام دیا ہے انہیں انسانی ڈھانچوں کی ایسی ہڈیاں ملی ہیں جو قریباً ۷۵ ہزار سال پرانی ہونے کے باوجود موجودہ انسانی جسم کے بالکل مشابہ ہیں۔ غار کی اندر کی زمین کو کھودتے ہوئے پہلے انہیں لوہے کے زمانے کے آثار ملے اور نیچے جاکر انہوں نے تانبے کے زمانہ (Copper Age) کے آثار کی دریافت کی۔ پھر اس کے اور نیچے "زمانہ حجر جدید" یعنی چھ ہزار سال قبل مسیح کے زمانہ کے برتن اور مسجع؟ قسم جو پتھر سے بنائی جاتے تھے یہ ہتھیار صاف طور پر دلالت کرتے ہیں کہ اس زمانے میں لوگ بندروں کی طرح وحشیانہ اور درندگی کی زندگی نہیں گذارتے تھے بلکہ وہ کھیتی باڑی کے ہنر سے آشنا تھے۔ اور مویشی پالنا ان کے تمدن کا ایک جزو تھا۔ مگر یہاں تک پہنچ کر بھی امریکن سائنس دانوں کے جذبہ تحقیق کی تشنگی دور نہ ہوئی۔ زمین کی مختلف تہوں کو جو دنیا کے مختلف دوروں پر دلالت کرتی تھیں کھودتے ہوئے آخر وہ اس زمانے تک پہنچے جو موجودہ زمانہ سے اندازاً پچھتر ہزار سال پہلے گذر چکا ہے۔ یہاں پر انہیں بعض انسانی ڈھانچے ملے۔ امریکہ کا مشہور لائف میگزین (۱۴ مئی ۱۹۵۱ء) لکھتا ہے کہ جب ماہر علم طبقات الارض ڈاکٹر کارلٹن کون آف یونیورسٹی آف پنسلوینیا نے پہلی دفعہ ان ہڈیوں کو دیکھا تو اس تحقیق کی اہمیت اور اس کے دور رس نتائج کے تصور سے اس پر ایک سکتے کی کیفیت طاری ہوگئی۔ کیونکہ درحقیقت اس کے معنے یہ ہیں کہ ان ہڈیوں کی موجودہ انسانی ہڈیوں سے حیرت انگیز مشابہت نے سائنس دانوں کے متصورہ نظریۂ ارتقار کے سب سے مضبوط ستون کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔

(۵)

حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی ادنیٰ عقل کی کم مائیگی کو بسا اوقات بھول کر الٰہی صداقتوں کے مقابلے پر غرور اور تبختر کے ساتھ اتر آتا ہے اور جہاں کہیں اسے ذرا سی نئی چیز ملتی ہے وہ اس پر سارے عالم کی تخلیق کی بنیاد رکھ کر یہ سمجھنا شروع کر دیتا ہے کہ اب اس نے سارے بھید کو پا لیا۔ مگر بعد کی دریافتیں اس کی ناقص عقل اس کی کم مائیگی اس کی بے بضاعتی اور ہیچمدانی کو مبرہن کر کے یہ ثابت کرتی چلی جاتی ہیں کہ حقیقت وہ ہے جو خدائے حکیم نے قرآن مجید میں بیان فرما دی۔ اور اس کے خلاف جو چیز بھی صداقت سمجھ کر اختیار کی جائے گی وہ جھوٹ ہوگی۔ اور جو خیال بھی اسلامی اصول کے نقیض ہونے کے باوجود تسلیم کیا جائے گا۔ اس کی بطالت آخرکار خود بخود کھل جائے گی۔

(۶)

جہاں ایک طرف سائنس دانوں کی گمراہی انکو اس غلط خیال کی طرف لے گئی کہ انسان کے آباء بعض قسم کے جانور تھے وہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سوائے اسلام کے اور کہیں انہیں شمع ہدایت بھی میسر نہ آئی۔ بلکہ دوسرے مذاہب کی انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی اور محرف و مبدل کتب نے تخلیق عالم اور تخلیق انسان کے متعلق ایسی مضحکہ خیز تعلیمیں دیں جو حیرت انگیز مضحکہ خیز اور انتہائی خلاف عقل ہیں۔ چھ دنوں کی تخلیق عالم کی داستان اور بائبل کی کہانی دونوں ہی ایسی نہیں کہ کوئی معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی انہیں تسلیم کر سکے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان کے خلاف خود ان کے لیڈروں اور مذہبی عمائد کی طرف سے باغیانہ آوازیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ چند ماہ قبل ہی بشپ آف برمنگھم۔ رائٹ ریورنڈ ارنسٹ۔ ڈبلیو بارنز نے پادریوں کی ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ انہیں بائیبل کی کتاب پیدائش کے ابتدائی ابواب بائیبل سے باہر پھینک کر اس کی بجائے "جدید علم" داخل کرنا چاہیئے۔ مشہور امریکن اخبار "واشنگٹن پوسٹ" (۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء) نے لکھا کہ ڈاکٹر بارنز نے اپنی تقریر میں کہا کہ:۔

"موجودہ زمانہ کا سائنٹفک علم سوائے عیسائی چرچوں کی مذہبی درسگاہوں کے ہر جگہ پھیل چکا ہے"

اس نے کہا کہ:۔

"اگرچہ یہ درست ہے کہ اکثر عیسوی عقائد بائیبل کو مکمل طور پر سچی کتاب مانے بغیر ثابت نہیں کئے جا سکتے۔ مگر ہمیں دیانتداری کے ساتھ نئی تحقیق کو بھی قبول کرنا چاہیئے"

بشپ بارنز نے پادریوں سے اپیل کی کہ:۔

"بائیبل کی زبان خواہ کتنی بھی شاعرانہ ادبی اور تمثیلی کیوں نہ ہو۔ مگر ہم اپنے بچوں کو یہ "فینسی جھوٹ" ہرگز نہیں سکھا سکتے۔ اگر ہمیں نئی نسل کا اعتماد حاصل کرنا ہے تو ہمیں ان کو نئے حقائق سے آشنا کرنا پڑے گا"

(۷)

کیا مادہ پرست سائنس دان اور توہم پرست غیر مسلم کے لئے اسلام کی واضح برہان اور دوامی صداقت پر یہ ایک نیا زندہ اور روشن ثبوت نہیں ؟؟؟؟؟۔

لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن (لاہور) کی طرف سے درس القرآن کا انتظام

امسال رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کے زیر اہتمام ۵ مئی سے صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک روزانہ ایک پارہ کا درس ہوا کرے گا۔ پہلے عشرہ میں اہلیہ صاحبہ مولوی بقاپوری صاحب دس پاروں کا درس دیں گی دوسرے عشرہ میں بیگم صاحبہ چودھری عبد اللہ خان صاحب اور آخری عشرہ میں محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ محمد یوسف صاحب درس دیں گی بہنیں مطلع رہیں۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ

مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے والے

مبلغینِ سلسلہ احمدیہ کے وفد کا کامیاب دورہ

(مختصر رپورٹ)

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے مجوزہ پروگرام کے مطابق بیرونی ممالک کے مبلغین کا وفد جو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور۔ مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن۔ شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ اور چوہدری محمد اسحٰق صاحب مبلغ سپین پر مشتمل ہے۔ مورخہ ۹/۵/۵۱ بروز بدھ ربوہ سے روانہ ہو کر لائلپور پہنچا۔ اسٹیشن پر احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے۔ اس وفد نے لائلپور میں تین دن قیام کیا۔ دوران قیام میں وفد کی تبلیغی سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مورخہ ۹/۵/۵۱ کو ملک محمود احمد صاحب نے ممبران وفد اور بعض غیر احمدی معززین کو شام کے کھانے پر مدعو کیا۔ امیر صاحب لائلپور کی خواہش کے مطابق تمام ممبران وفد نے اپنے اپنے علاقہ کی تبلیغی رپورٹ مختصر طور پر پیش کی۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات بیان کیں۔ جس کا مجموعی لحاظ سے بہت اچھا اثر رہا۔

مورخہ ۱۰/۵/۵۱ کو بعد نماز عصر جماعت لائلپور نے غیر احمدی شرفا کو چائے پر مدعو کیا۔ یہ پارٹی چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کی کوٹھی پر ہوئی۔ ہر میز پر ایک احمدی دوست بیٹھا ہوا تھا تاکہ دوران گفتگو میں غیر احمدی معززین کو سلسلہ کی خدمات سے متعارف کرایا جا سکے۔ اس موقعہ کے لئے جماعت لائلپور نے ایک مختصر پمفلٹ اور دعوت نامہ شائع کیا ہوا تھا جس میں سلسلہ احمدیہ کے بیرونی مشنوں کا تعارف کرایا گیا تھا۔ یہ پمفلٹ تمام دوستوں میں تقسیم کیا گیا۔

چائے سے فراغت کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ سابق امام مسجد لندن مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن اور مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے تقاریر کیں۔ باجوہ صاحب نے مختصر اور مؤثر پیرایہ میں جماعت کی تبلیغی اور اسلامی خدمات کو بیان کرتے ہوئے وفد کے ممبران کا تعارف کرایا۔ یہ تقریب بہت [illegible] مولوی رحمت علی صاحب رئیس الوفد کی تقریر سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے [illegible] استحکام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے [illegible] کے سیاسی اور اقتصادی مسائل پر بھی روشنی ڈالی۔

۱۰/۵/۵۱ کی شام کو شیخ بشیر احمد صاحب بزاز نے وفد کے ممبران اور بعض اور دوستوں کو کھانے پر مدعو کیا۔ وہاں بھی دوستوں نے مختلف ممالک کے تبلیغی حالات بیان کئے۔

۱۱/۵/۵۱ کو ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے چائے پر بلایا اور فیکٹری اسریا کے بعض ملازمین نے اس میں شرکت کی۔ وہاں بھی مختلف ممالک کے سیاسی حالات اور تبلیغی کوائف بیان کئے گئے

دوپہر کے کھانے پر شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے بعض دوستوں کو مدعو کیا جس میں سیکرٹری مسلم لیگ نے بھی شرکت کی۔ وفد کے ممبران نے یہاں بھی مختلف ممالک کے حالات بیان کئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد وفد کے ممبران نے احمدیہ مسجد لائلپور میں تقاریر کیں۔ جو کہ بڑی دلچسپ اور ایمان افروز تھیں۔ رئیس الوفد مولوی رحمت علی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں قیمتی نصائح فرمائیں اور پُر سوز دعاؤں کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا

وفد ۱۱/۵/۵۱ کو ۴-۵ کی گاڑی سے لائلپور سے وزیر آباد کے لئے روانہ ہوا۔

مورخہ ۱۲/۵/۵۱ کو نو بجے صبح سے گیارہ بجے تک جماعت وزیر آباد نے اپنی مسجد میں جلسہ کیا جس میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ تمام ممبران وفد نے تقاریر کر کے تبلیغی حالات سے متعارف کر دیا۔ تمام تقاریر دلچسپی سے سنی گئیں

رات کو ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک شیخ نیاز احمد صاحب کی مسجد میں جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں بھی تمام مبلغین نے تبلیغی حالات مؤثر پیرایہ میں بیان کئے۔ انجمن اشاعت اسلام صدر کے جائنٹ سیکرٹری شیخ محمد طفیل صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

وفد مورخہ ۱۳/۵/۵۱ کی صبح کو گوجرانوالہ کے لئے روانہ ہوا۔ جماعت گوجرانوالہ نے مبلغین کی آمد کا اعلان بذریعہ اشتہار دیا ہوا تھا۔ امیر صاحب گوجرانوالہ نے دوپہر کے کھانے پر بعض معززین کو مدعو کیا ہوا تھا۔

کھانا کھانے سے قبل اور بعد مبلغین نے مختلف ممالک کے تبلیغی حالات کو مؤثر رنگ میں بیان کیا جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

رات کو تمام مبلغین نے لیکچر دیئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ احمدی اور سنجیدہ مزاج غیر احمدی اصحاب قریباً ۴۰۰ کی تعداد میں شامل ہوئے۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات بیان کی گئیں۔ نیز یہودیوں کے خلاف اور عربوں کی تائید میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے افکار کو پیش کیا گیا۔ گوجرانوالہ سے روانہ ہو کر مورخہ ۱۴/۵/۵۱ کو ۹ بجے صبح بروقت سیالکوٹ پہنچا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

نماز کو سنوار کر پڑھنا چاہیئے

نماز پانچ بناءِ اسلام میں سے اہم رکن ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر۔ کہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے۔ وہ مسلمان نہیں مگر باوجودیکہ نماز کے فریضہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پھر بھی مسلمان کہلا کر اس فریضہ سے لاپرواہی ہوتی جاتی ہے۔ اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے اکثر اسے چٹی کے طور پر پڑھتے ہیں اور جلدی جلدی ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے خدا اور رسول کا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ حالانکہ صحیح معنوں میں نماز وہی ہے جو بالشرائط ادا کی جائے۔ اور سنوار کر ادا کی جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک جانب تشریف رکھتے تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلعم کے پاس آ کر سلام کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ ارجع فصلّ فانك لم تصلّ (مشکوٰۃ باب صفة الصلوٰۃ جلد ۷۶)

کہ لوٹ جاؤ اور جا کر نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ آنحضرت کے اس ارشاد پر وہ شخص لوٹا۔ اور نماز پڑھی۔ اور پھر آ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آنحضرت صلعم نے اسے سلام کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ ارجع فصلّ فانك لم تصلّ۔ کہ لوٹ جاؤ اور جا کر نماز پڑھو۔ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی اس پر اس نے تیسری یا چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے نماز پڑھنی سکھایئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے لگو۔ تو سب سے پہلے مکمل وضو کرو۔ پھر قبلہ رُخ ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کرو۔ پھر قرآن کریم سے جو میسّر ہو پڑھو۔ پھر رکوع کرو۔ یہاں تک کہ رکوع کی حالت میں تم مطمئن ہو جاؤ۔ پھر کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ سجدہ کی حالت میں تم مطمئن ہو جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ تمہارا بیٹھنا اطمینان سے ہو۔ اور ایک روایت میں ہے۔ پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ پورے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اپنی ساری نمازیں ایسا کرو۔ (مشکوٰۃ باب صفة الصلوٰۃ ص ۷۶)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس قسم کی نماز کو پسند فرماتے تھے۔ اور اس کا نام نماز رکھتے تھے۔ جو صورت حدیث شریف میں بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم پسند فرماتے تھے کہ ٹھہر ٹھہر کر اور سنوار کر نماز پڑھی جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے پوچھا "بہترین وظیفہ کیا ہے"؟ آپ نے فرمایا "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں۔ کیونکہ اس میں حمد الہٰی ہے۔ استغفار ہے۔ اور درود شریف ہے تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے ھمّ اور غم دور ہو جاتے ہیں۔ اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلعم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا۔ تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہو گا۔ اور سب مشکلات خدا چاہے گا۔ تو اس سے حل ہو جائیں گی"۔

لمثل ھذا فلیعمل العاملون۔

(خاکسار قمر الدین مولوی فاضل ربوہ)

سیکرٹریان تبلیغ متوجہ ہوں

اس سے قبل بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ سیکرٹریان تبلیغ اپنے اپنے ہاں احباب جماعت کو تبلیغ پر آمادہ کریں۔ اور مرکز سے آمدہ ٹریکٹ ان کو پہلے سنائیں۔ اس کے بعد ان کو تقسیم کے لئے ٹریکٹ دیں۔ اور تقسیم کے متعلق ایسا طریق اختیار کریں۔ جو بہت مفید ہو۔ کوشش کریں۔ کہ جس قدر غیر احمدی دوستوں کو وہ ٹریکٹ سنا سکیں ان کو خود سنائیں یا ایسے لوگوں کا انتخاب کریں جو اس قسم کا لٹریچر پڑھنے کے لئے آمادہ ہوں۔ اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ لٹریچر ہفتہ وار یا پندرہ روزہ پہنچائیں۔ اس تقسیم سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا کہ ایک دفعہ دیا اور پھر چار چھ مہینہ ان کو بھلا دیا۔ اور پھر لٹریچر پہنچا دیا۔ یا کسی بازار میں کھڑے ہو کر ہر آنیوالے کو ٹریکٹ دیدیا۔ اور سمجھ لیا کہ تبلیغ ہو رہی ہے۔ بعض دوست تبلیغ خود کرتے بھی ہیں اور اسکی مرکز میں کوئی رپورٹ نہیں پہنچاتے۔ مرکز یہ سمجھتا ہے کہ باہر جماعتوں میں کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اور نہ مرکز ایسے دوستوں تک مفید تجاویز پہنچا سکتا ہے۔ جن سے باخبر ہو کر وہ پہلے سے بھی بہت عمدہ اور مفید کام کر سکتے تھے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

قرآن مجید میں قصص کا ذکر کیوں کیا گیا؟

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

حرف اول:- قرآن مجید کا اسلوب بیان جاذب اور موثر ہے۔ جو ہر قلب پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا کلام پاک کا تنوع اور تجدد ایسا کامیاب اسلوب بیان ہے۔ جو ہر قسم کے حالات اور اخلاق رکھنے والے پر ساحرانہ اثر ڈالتا ہے۔ یہی وہ قرآن مجید تھا۔ جس نے حضرت عمر فاروق رضؓ کے دل کو گھائل کیا۔ ایک وہ وقت تھا کہ آپ رضؓ اسلام کی کونپل کو دیکھنا گوارا نہ کرتے تھے آپ اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کا قلع قمع کرنے کے لئے لیل و نہار سوچتے۔ لیکن یہی عمرؓ جو اسلام کا کامیاب جرنیل ہوا۔ جس نے اسلامی عظمت و شوکت کو قائم کیا جس کے رعب و دبدبہ۔ کامیاب اور تجربہ کار سیاستدان جنگی جرنیل اور عظیم الشان ماہر نفسیات ہونے پر مستشرقین یورپ کی قلموں نے بھی اعتراف کر لیا ہے۔

اسلام اور حضرت عمرؓ

حضرت عمرؓ نے جب سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔ تو وہ فوراً اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اور جب آپ اس آیت پر پہنچے۔ تو آپ پر خاص کیفیت طاری ہوئی۔ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝

یعنی "میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ صرف میری عبادت کرو۔ میری یاد کیلئے نمازوں کو قائم کرو۔ یقیناً موعود وقت آنے والا ہے۔ اس کے وقت کو ہم نے چھپا کر رکھا ہوا ہے تاکہ ہر شخص اپنی کوشش کا بدلہ پا سکے"

یہ وہ قرآن مجید کا جلالی اسلوب تھا۔ جس نے حضرت عمرؓ کے دل کی گہرائیوں میں جا کر اثر کیا۔ اور آپ بے اختیار بول اٹھتے ہیں "یہ کیسا پاک اور عجیب کلام ہے"؟ چنانچہ حضرت عمرؓ نے دار ارقم میں پہنچ کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ میں مسلمان ہونے کے لئے آیا ہوں۔ (دیکھیے مفصل ابن ہشام)

مندرجہ بالا آیت بطور مثال کے اسلوب قرآن کے موثر ہونے کی دی گئی ہے۔ لیکن صحبت امروزہ میں ہمیں یہ بتلانا مقصود ہے۔ کہ قرآن مجید کے مقامات مختلفہ میں قصص کو کیوں بیان کیا گیا ہے؟ اور ان کی فلاسفی کیا ہے؟

قرآنی قصص

خدا تعالیٰ نے دعوت اسلام کو اعلیٰ اور موثر پیرایہ میں بیان کرنے کے لئے مختلف قرآنی سورتوں میں قصص کا ذکر کیا ہے۔ اسلام سے پہلے امم مختلفہ کے احوال کو بیان کر کے عربوں کے سامنے عبرت نصیحت اور بشارت کے رنگ میں اعمال صالحہ بجا لانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

نفسیاتی لحاظ سے قصوں اور حکایات کا اثر قلوب پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ افہام و تفہیم میں اس سے کامیاب وسیلہ کوئی نہیں پایا گیا۔ خدا تعالیٰ نے قصص قرآنی کے بیان سے تبلایا۔ کہ اعمال صالحہ کے کیا نتائج ہوئے۔ اور وہ اقوام جو انبیاء پر ایمان لائیں۔ وہ کن کن نعمتوں اور برکتوں سے نوازی گئیں۔ اور جن اقوام نے انبیاء کی مخالفت کی۔ ان کو دکھ دیا۔ اور ان کے کاموں میں روک ہوئیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔ حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ جس طریق سے قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ فرعون کو اپنی طاقت۔ ثروت اور اقتدار و رسوخ کا گھمنڈ ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے خالق کی قدرت اور توکل پر ایمان و ایقان ہے۔ یہ قصہ کن کن مراحل اور مواقف سے گزرا۔ اور پھر اس کا نتیجہ کسی کے حق میں ہوا۔ کون کامیاب ہوا؟ اور کون خائب و خاسر ہوا۔ فرعون اپنے جیوش جیادہ لیکر میدان میں آتا ہے۔ دوسری طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوتے ہیں۔ فرعون آپ کا تعاقب کرتا ہے۔ سمندر میں مد و جزر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مغرور فرعون اور اس کی فوج امواج متلاطم کی شکار ہو جاتی ہے۔ فرعون غوطہ کھا رہا ہے۔ اور اس کی فطرت اس سے یہ قول نکلوا رہی ہے۔ "میں موسیٰ کے خدا پر ایمان لایا"۔

یہ عظیم الشان اور ایمان افروز قصہ ہے۔ کہ خدا کے رسول اور نبی کی مخالفت کرنے والا چاہے وہ کتنا ہی معزز ہو وہ دولت و ثروت سے کتنا ہی مالا مال ہو۔ اس کو اکثریت اور طاقت پر ناز و اعتماد ہو مگر خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیارے نبی کی عزت و احترام کی خاطر اس جاہ و جلال کو خس و خاشاک کی طرح اڑا دیتا ہے۔ وہ ہمیشہ گمنامی کی حالت میں مبعوث ہوئے کو پیش کیا کرتے ہیں۔ اور ارتقاء و عروج کے دور میں سے گزر کر .... اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔

(۲) وہ حسین و جمیل یوسف جس کو اس کے بھائی حسد و بغض کی وجہ سے کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں۔ ہاں جسے ظاہری رنگ میں ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا مگر خدا تعالیٰ کے حضور روز ازل سے یہ بات مقدر تھی۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام دینی اور دنیاوی رنگ میں عظیم الشان ترقی کریں گے۔ آپ معمولی حالت سے ترقی کر کے بام عروج پر پہنچے حقیقت تو یہ ہے کہ ایک ملحد اور دہریہ انسان کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں خدا تعالیٰ کی صفت جمال و جلال نظر آتی ہے۔ اور آئینہ خداوندی دکھائی دیتا ہے۔

اغراض قصص

قرآنی قصص پر اگر طائرانہ نگاہ دوڑائی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان قصوں کو مندرجہ ذیل اصولی اغراض کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ نے اپنے وحی اور رسالت کو مضبوط کرنے کے لئے ان قصوں کو بیان کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ رسالت اور وحی کا منکر یقیناً خداوند تعالیٰ کے سامنے مجرم ہے۔ اور وہ قابل مواخذہ ہے۔

(۲) حضرت نوح علیہ السلام سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء آئے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔

(۳) خدا تعالیٰ اپنے انبیاء کی خاص نصرت کرتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ غالب اور فائز المرام ہوا کرتے ہیں۔ امراء کی ثروت۔ حکام کا رعب و دبدبہ۔ شریروں کی مخالفت۔ اور حکومتوں کی پالیسی ان کے مشن میں روک نہیں ہو سکتی۔ وہ ان حوادثات اور مصائب کا مقابلہ ظاہری اور باطنی رنگ میں کیا کرتے ہیں۔ ابو جہل، عتبہ اور شیبہ یقیناً طاقتور تھے۔ قوم میں ان کو نفوذ تھا۔ مگر۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آکر یہ کالعدم ہو گئے۔ یہ زمانہ کا افسانہ ہو گیا۔ مگر آج دنیا کے ہر شریف انسان کی نوک زبان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ آپ کو مختلف سٹیجوں پر خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ اور ایک مسلمان تو اس وقت تک اپنے آپ کو کامل اور حقیقی مسلمان ہی نہیں سمجھتا جب تک۔ کہ محمد مصطفیٰ (فداہ ابی و امی) کی محبت اس کے رگ و ریشہ میں سرایت نہیں کر جاتی۔

(۴) خدا تعالیٰ کے حضور قلت اور اکثریت کا کوئی درجہ نہیں ہے کَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ اس میں بتلایا گیا ہے کہ نبی کی جماعت خواہ مختصر ہو۔ اور ظاہری لحاظ سے وہ کمزور ہو مگر اطاعت، قوت برداشت۔ استقلال۔ حسن اخلاق۔ خوف خدا اور مقصد کے عشق سے وہ بام عروج پر پہنچ سکتی ہے۔ اور نتیجۃً وہی کامیاب ہوا کرتی ہے۔ قرآن کریم میں جو انبیاء اور ان کی جماعتوں کا ذکر ہے۔ اور جن نازک حالات و مظالم سے ان کو گذرنا پڑا۔ وہ اس امر کی زندہ اور بین مثال ہیں۔

خلاصہ

الغرض قرآن کریم میں قصص کا اندراج ایک ہی وقت میں ایجابی و سلبی فوائد و محاسن پر مشتمل ہے۔ ان سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔ ایک خدا کے منکر کو خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین ہوتا ہے۔ انبیاء سے محبت پیدا کر کے انسان کو زمرہ عشاق میں شامل کرتا ہے۔ عبرت اور نصیحت کے سبق ملتے ہیں۔ حسن اخلاق کی تلقین ہوتی ہے۔ اور انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی معرفت ہوتی ہے۔ اور وہ شر اور خیر میں بڑی آسانی سے تمیز کر سکتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ قرآنی قصص کا موضوع صرف "قیام اخلاق" ہے۔ اور یہی وہ غرض تھی۔ جس کے لئے رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے۔ آپ فرماتے ہیں

بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ

یعنی اے احمر و اسود سن رکھو! کہ میں دنیا میں ہر قسم کے عمدہ اخلاق کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہوں۔

درخواست دعاء

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (حرم رابع حضرت امیر المومنین) تحریر فرماتی ہیں:- میری عزیز بہن عزیزہ سیدہ ناصرہ پروین (بیگم میاں شریف احمد صاحب) معہ اپنے بچوں کے عازم کینیڈا ہو گئی ہیں۔ میں تمام احباب خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ بخیریت کینیڈا پہنچنے اور پھر بخیر و عافیت واپس آنے کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

پروگرام دورہ انسپکٹر بیت المال حلقہ یو۔پی (ہندوستان)

نمبر شمار	نام جماعت	تواریخ قیام
(۱)	اٹاوہ	۶ ۶/۵۱ تا ۸ ۶/۵۱
(۲)	کریل	۹ ۶/۵۱ تا ۱۰ ۶/۵۱
(۳)	علی پور کھیڑا	۱۱ ۶/۵۱ تا ۱۲ ۶/۵۱
(۴)	بنگلہ گگھنو	۱۳ ۶/۵۱ تا ۱۵ ۶/۵۱
(۵)	اکرپور	۱۶ ۶/۵۱ تا ۱۷ ۶/۵۱
(۶)	اٹاوہ	۱۸ ۶/۵۱ تا ۱۹ ۶/۵۱
(۷)	کانپور	۱۹ ۶/۵۱ تا ۲۱ ۶/۵۱
(۸)	لکھنؤ	۲۲ ۶/۵۱ تا ۲۶ ۶/۵۱
(۹)	گونڈہ	۲۶ ۶/۵۱ تا ۲۸ ۶/۵۱
(۱۰)	لکھنؤ	۲۸ ۶/۵۱ تا ۲۹ ۶/۵۱
(۱۱)	فیض آباد	۲۹ ۶/۵۱

(ناظر بیت المال قادیان)

ولادت مورخہ ۳۰ مئی بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے برادرم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی کو پہلی بچی عنایت فرمائی ہے۔ اس موقع پر برادرم مولوی صاحب خود بھی زچہ کے پاس نہ تھے۔ اور نہ کوئی اور رشتہ دار پہنچ سکا۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ بچہ اور زچہ کو خیریت و صحت عطا کرے۔ اور بچی کو مبارک اور صالحہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار منظور احمد نسیم کلرک محاسب ربوہ)

چندہ خاص برائے تعمیر پختہ چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان میں حصہ لینے والے احباب

احباب و جماعتہائے احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کی طرف سے وعدہ جات چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان کی دوسری فہرست بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔ جملہ جماعتوں کو بذریعہ اعلان اخبار و انفرادی خطوط اسی تحریک میں وعدے بھجوانے اور ان کی ادائیگی کے لئے تاکیدی ہدایت کی جا چکی ہے۔ لہٰذا جن جماعتوں نے تاحال وعدے نہ بھجوائے ہوں۔ یا جنہوں نے وصولی شروع نہ کی ہو۔ ان کے سیکرٹریان مال کو چاہیئے۔ کہ وہ خاص توجہ فرما کر وعدوں کی فہرست مکمل کر کے براہ راست دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ اور نقد وصول شدہ رقم دفتر محاسب ربوہ میں بحساب امانت چار دیواری جمع کرنے کے لئے بھجوا دیں۔ مجھے امید ہے کہ جو احباب فوری طور پر اپنے وعدے نقد ادا کر سکتے ہیں۔ وہ بلا تاخیر نقد ادائیگی کر کے ممنون فرمادیں گے۔ تا چار دیواری کا کام جلد شروع کیا جا سکے۔ ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام	رقم وعدہ
(۱)	مرزا محمد حسین صاحب راولپنڈی	۲۱۶-۸-۰
(۲)	مکرم محمود احمد صاحب مکینہ بھلیسر	۳۴-۱۲-۰
(۳)	مکرم اشتیاق حسین صاحب پورٹ لینڈ انگلینڈ	۵۰-۱۰-۶
(۴)	احمد دین صاحب سیکرٹری مال کھیوڑہ	۵۰-۰-۰
(۵)	مکرم محمد جمیل خاں صاحب حلقہ سلطانپورہ لاہور	۶۳-۴-۰
(۶)	ظہور احمد صاحب ناصر بھاکا بھٹیاں	۱۸-۰-۰
(۷)	محمد یوسف صاحب سکھر	۵۱-۰-۰
(۸)	صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ ربوہ	۵-۰-۰
(۹)	مائی عائشہ صاحبہ ربوہ	۱-۰-۰
(۱۰)	محمد اعظم صاحب احمدی کوٹ قیصرانی	۳۰-۱۰-۰
(۱۱)	چودھری نور محمد صاحب $\frac{5۴۳}{E.B}$ منٹگمری	۷۴-۰-۰
(۱۲)	مہر محمد بوٹا صاحب	۱۲-۰-۰
(۱۳)	فضل الرحمٰن صاحب منجانب کارکنان لنگر خانہ ربوہ	۵۳-۰-۰
(۱۴)	امان اللہ خان صاحب سیکرٹری مال احمد آباد اسٹیٹ	۱۲-۰-۰
(۱۵)	چودھری عبید اللہ صاحب بھوڑو چک ۱۸	۲۳-۸-۰
(۱۶)	اقبال صاحب بھٹی حلقہ "د" ربوہ	۴-۸-۰
(۱۷)	نور احمد صاحب سٹوڈی راولپنڈی	۱۰-۰-۰
(۱۸)	عطاء اللہ صاحب چک ۹۳ نورپور	۴-۰-۰
(۱۹)	محمد شریف صاحب آڑھتی غلہ منڈی صادق آباد ملتان	۱۰-۰-۰
(۲۰)	چوہدری غلام نبی صاحب چک ۲۱۳ ملتان	۵-۰-۰
(۲۱)	غلام مولا صاحب چٹا کا تنگ	۱۰۸-۴-۰
(۲۲)	نائب صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ۱۰۲ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۳۴-۱۲-۰
(۲۳)	مولوی محمد شریف صاحب مبلغ حیفہ فلسطین	۱۰۰۰-۰-۰
(۲۴)	عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال $\frac{۱۰۹}{گ ب}$ ژائن گڑھ لائل پور	۳۷-۰-۰
(۲۵)	ڈاکٹر چوہدری محمد خاں صاحب علی پور ملتان	۳۱-۰-۰
(۲۶)	مستری احمد بخش صاحب ساہیوال سرگودہا	۹-۸-۰
(۲۷)	محمد حسین صاحب سیکرٹری مال کرشن نگر رام نگر سنت نگر لاہور	۷۱-۰-۰
(۲۸)	عبد اللطیف صاحب تیج گاؤں بنگال	۲۷-۸-۰
(۲۹)	مرزا علی صاحب سیکرٹری تحریک جدید بخشی بازار ڈھاکہ	۱۷۵-۰-۰
(۳۰)	عبد الغنی صاحب امیر جماعت گھیانہ جھنگ	۱۸۶-۸-۰
(۳۱)	عبد الرحمٰن صاحب سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ	۸۸-۸-۰
(۳۲)	مرزا احمد دین صاحب سیکرٹری مال سلڈ سٹور اکبر بازار خانیوال ملتان	۶۵-۰-۰
(۳۳)	محمد امین صاحب سیکرٹری مال سمبڑیال سیالکوٹ	۵۲-۰-۰
(۳۴)	منصور علی صاحب سیکرٹری مال بوگرا بنگال	۲۴-۰-۰
(۳۵)	لال دین صاحب سیکرٹری مال پنچھتہ ضلع گوجرانوالہ	۷-۰-۰
(۳۶)	ملک عبد الجبار صاحب ٹوپی مردان	۵-۰-۰
(۳۷)	ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب دانجر گجرات	۳۱-۰-۰
(۳۸)	صاحب الدین صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی	۳۱۵-۰-۰
(۳۹)	سیکرٹری مال لائلپور	۳۸-۰-۰
(۴۰)	چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر لائلپور	۱۱۳-۸-۰
(۴۱)	امۃ الرؤف صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لائلپور	۲۵-۰-۰
(۴۲)	شیخ محمد شبیر صاحب مرید کے شیخوپورہ	۱۱-۰-۰
(۴۳)	غلام احمد صاحب عطا منیجر محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۷۶-۸-۰
(۴۴)	غلام رسول صاحب قمر سیکرٹری مال سرگودہا	۱۰۰-۰-۰
(۴۵)	محمد حسین صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۵۰-۰-۰
(۴۶)	غلام رسول صاحب سیکرٹری چک ۳۴ جنوبی سرگودہا	۶-۴-۰

انتقاد مطبوعات

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان نے جو اب لاہور سے ربوہ چلے گئے ہیں حسب ذیل کتب کا جدید ایڈیشن چھاپا ہے۔

سلسلہ دینیہ نمبر ۱ و نمبر ۲ - ان ہر دو رسالوں کو اچھے واضح لکھائی چھپائی کے ساتھ چھپوایا گیا ہے۔ بچوں کو اردو قاعدہ کے بعد پڑھانے کے لئے دونوں نہایت مفید رسالے ہیں۔

فی رسالہ تین آنہ۔ ہر دو کی قیمت ۶/ر

ادعیۃ الرسولؐ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ جس میں رات کو سونے صبح کو اٹھنے بازار جانے چاند دیکھنے روزہ کھولنے وغیرہ وغیرہ دعائیں ترجمہ کے ساتھ۔ اچھے کاغذ لکھائی چھپائی کے ساتھ جدید ایڈیشن چھاپا ہے۔ قیمت صرف ۳/ر مذکورہ بالا پتہ سے منگائیں۔

کہاں ہیں!

(۱) محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے روڈ متصل امرت دھارا بلڈنگ لاہور (۲) اسلم و حمید صاحب ۱۲۰ ریواز ہوسٹل اسلامیہ کالج پشاور (۳) عبد الرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین صاحب قوم پٹھان ساکن بھاگلپور (۴) عبد الحمید صاحب سعید حیدرآبادی اکونٹنٹ، نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی (۵) محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب فیروزپور (۶) شیخ محمد عبد اللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب مہاجر قادیان۔ (۷) شیخ اسد اللہ صاحب ولد شیخ عطاء محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر راولپنڈی (۸) میاں عبد الرحیم صاحب رضوی ٹھیکیدار منیر آباد حال کراچی (۹) بشیر احمد صاحب ولد ملک محمد حسین صاحب سکنہ کوٹ رنداوا (۱۰) سید محمد عبد اللہ صاحب ولد سید محمد شاہ صاحب مرحوم بیروی سکنہ تارسٹور کشمیر (۱۱) مولوی عبد الرحیم صاحب دانکھور کشمیر جہاں کہیں ہوں۔ نظارت ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ (نظارت بیت المال)

اعلان

دستخط کنندہ ذیل ۹ جون ۱۹۵۱ء کے ۲ بجے دوپہر تک ان کاموں کے لئے سر بمہر ٹنڈر وصول کریں گے۔

(۱) مومن اور ڈھاباں سنگھ ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ۲۰ × ۲ فٹ کا گارڈر کا پل ایک گتوئیں کی بنیادوں پر بنانا اور اس کے ساتھ ہی کنکر۔ بجری۔ سیمنٹ کی زیادہ پختہ کوٹھیاں بنانا۔

(ب) بچیانہ اور ننکانہ صاحب ریلوے سٹیشن کے درمیان ۳۰ × ۲ فٹ کے گارڈروں کا پل اور اس کے ساتھ R.C.C قسم کی کوٹھیاں بنانا۔

کام (۱) کو ۱۵ اگست ۱۹۵۱ء تک اور کام (ب) ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء تک مکمل کرنا

محض وہی ٹھیکیدار ٹنڈر بھیجیں۔ جو انجینئرنگ تعمیراتی کاموں کا سابق تجربہ اور اچھی مالی حالت کے ثبوت مہیا کر سکتے ہیں۔

زر بیعانہ کام (۱) کے لئے ایک ہزار روپیہ اور کام (ب) کے لئے پانسو روپیہ ہوگا۔ اور ان کاموں کے تخمینی مصارف بالترتیب پچیس ہزار روپیہ اور پندرہ ہزار روپیہ ہوں گے۔

مفصل معلومات مندرجہ ذیل افسر کے دفتر سے کسی بھی حاضری والے دن حاصل کی جا سکتی ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

اطلاع

رمضان المبارک کے ایام میں الفضل کا انتظامی دفتر صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک کھلا کرے گا

احباب کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

برطانیہ اور امریکہ میں چین کی حیثیت کے مسئلہ پر اختلاف

لندن ۶ جون - اس ہفتے لندن میں امریکہ کے نمائندے برطانیہ کے وزیر خارجہ اور دفتر خارجہ کے اعلیٰ افسران کے ساتھ جاپان کے معاہدہ صلح پر بات کر رہے ہیں۔ اس گفت و شنید میں جاپان کے معاہدہ صلح میں پاکستان کی رائے پر ضرور غور کیا جائے گا۔

ان مذاکرات میں چین کی شرکت کا مسئلہ اختلاف کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس پر فیصلہ کرنے کے لئے ان مذاکرات میں کافی بحث و تمحیص ہوگی ـــ اگرچہ سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ لیکن یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے درمیان سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ جاپان کے ساتھ صلح کا معاہدہ کرنے کے لئے چین کی کمیونسٹ حکومت کو شامل کیا جائے یا قوم پرست حکومت کو نمائندگی دی جائے۔ باقی تمام امور یا ان کے اکثر حصے اس سے پہلے کی گفت و شنید میں طے کئے جا چکے ہیں ـــ لندن میں سرکاری طور پر یہ امید کی جا رہی ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی سمجھوتے کی صورت نکل آئے گی۔ اور اس طرح جاپان کے ساتھ صلح کا معاہدہ جلد ہی طے ہو جائے گا۔ اس بات کے بھی امکانات ہیں کہ چین صلح کے معاہدے میں اس وقت شریک کیا جائیگا جبکہ چین کی صورت حالات یقینی طور پر صاف ہو جائے گی۔

حال ہی میں پاکستان اور ہندوستان کے ہائی کمشنروں نے اپنی حکومت کے نظریات سے کئی ایک مرتبہ برطانوی حکومت کو آگاہ کر دیا ہے

وزارت خارجہ کے ایک نمائندہ نے اسٹار کو بتایا۔ "اس مسئلے میں پاکستان اور ہندوستان جس اشتیاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کا ہمیں پوری طرح احساس ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ہمیں بھی اس مسئلے کی اہمیت کا پورا پورا احساس ہے" (اسٹار)

پاکستان کی بندرگاہوں کی ترقی

ڈنڈی ۶ جون۔ پٹ سن کا ایک ماہر حال ہی میں پاکستان کے پٹ سن پیدا کرنے والے علاقے کا دورہ کرنے کے بعد واپس آیا ہے۔ اس نے یہاں آکر اس بات کی بہت تعریف کی ہے کہ حکومت پاکستان بندرگاہ کی سہولتیں مہیا کرنے میں اور ان کو وسیع کرنے میں بہت کام کر رہی ہے۔

چٹاگانگ میں بندرگاہ کی ترقی کے لئے جو کام ہو رہا ہے۔ اس کے باعث پاکستان کی برآمد کی تجارت کو کافی ترقی ہو رہی ہے۔

ابھی ایسی حالت نہیں ہوئی کہ پاکستان میں جس قدر پٹ سن پیدا ہوتا ہے۔ اسکو اپنے ہی علاقے سے برآمد کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کی پٹ سن کی دو تہائی مانگ کو پیدا کرتا ہے۔

حال ہی میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت پاکستان نے کلکتہ کے پٹ سن کے کارخانوں کو پٹ سن دینا منظور کر لیا ہے۔ (اسٹار)

پاکستانی سکاؤٹ اسلامی ممالک کے سکاؤٹوں سے ملینگے

لندن ۶ جون - لندن میں اسکاؤٹوں کا ایک بین الاقوامی پٹرول کیمپ اگست کے مہینے میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس کیمپ میں شرکت کرنے کیلئے ۲۰ جمہوری ممالک نے رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان بھی ان میں سے ایک ہے۔

لندن کے ہر ایک ضلعے سے کہا گیا ہے کہ وہ سمندر پار سے آنے والے کم از کم چھ اسکاؤٹوں کے اخراجات برداشت کریں۔ اور ان کی تواضع کے لئے کم از کم چھ اپنے اسکاؤٹ نامزد کریں۔

پاکستانی دستے کے میزبان جنوب مشرقی لندن کے اسکاؤٹ ہوں گے۔ لیمسٹھ کے اسکاؤٹ اپنے آنیوالے پاکستانی مہمانوں سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ تا ان کے آنے سے قبل ہی دوستانہ تعلقات پیدا ہو سکیں۔

اس کیمپ میں شام ترکی اور سوڈان کے مسلمان اسکاؤٹ بھی ہوں گے۔ یہ پاکستان کے مسلم اسکاؤٹوں سے ملاقات کریں گے (اسٹار)

غیر قانونی تجارت پر بین الاقوامی نگرانی

لندن ۶ جون - بین الاقوامی فضائی ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ولیم ہلڈرڈ نے کہا ہے "ہوائی جہازوں کے ذریعے دنیا کے کسی ملک میں سامان پہنچانا سب سے زیادہ محفوظ طریقہ ہے"

انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ تمام دنیا کی فضائی کمپنیاں بین الاقوامی کرمنل پولیس کمیشن کے ساتھ تعاون کر رہی ہیں تاکہ غیر قانونی تجارت کا انسداد کیا جا سکے۔ اور یہ کہ سامان با حفاظت پہونچ جائے۔ اسکے علاوہ وہ ہوائی مستقروں پر پولیس کی پابندیوں کو بھی کم کرنے کے متعلق غور کر رہی ہیں۔

بین الاقوامی پولیس کمیشن اقوام متحدہ کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔ اس کا کام منشیات کی غیر قانونی تجارت کو روکنا بھی ہے۔ (اسٹار)

ایران اسرائیل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا؟

دمشق ۶ جون - یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایران کی حکومت اسرائیل کو تسلیم کرنے کے مسئلہ پر دوبارہ غور کر رہی ہے۔ ان اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ موجودہ ایرانی حکومت عرب ممالک کے ساتھ مذہبی روابط کی وجہ سے تعلقات کو زیادہ استوار بنانے کی خواہشمند ہے۔

شام کے دفتر خارجہ میں شام کے سفارت خانے سے ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں وہ وجوہات بتائی گئی ہیں۔ جن کے باعث ایران نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ (اسٹار)

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھائیں

کراچی ۶ جون - ماہ صیام کے موقعہ پر مسٹر لیاقت علی خاں نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا۔ ماہ صیام کا متبرک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس ماہ کے اجلال و احترام کے متعلق کچھ کہنا غیر ضروری ہے

مجھے خوشی ہے کہ پچھلے سال جو میری اپیل پر میرے ملک نے اس مبارک ماہ کا احترام برقرار رکھا میں اس سال بھی عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدائی احکام کی پابندی کریں اور ماہ صیام کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

لبنان کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے

بیروت ۶ جون - معلوم ہوا ہے کہ لبنان کے وزیر اعظم حسین بے الاعینی نے کل رات لبنان کے صدر شیخ بشارۃ الخوری کو اپنا استعفےٰ پیش کر دیا ہے۔

صدر نے وزیر اعظم سے درخواست کی ہے کہ وہ اس وقت تک حکومت کا کاروبار چلائیں جب تک کوئی دوسری وزارت نہیں بن جاتی۔

اس سے قبل لبنان کی نئی پارلیمان کا اجلاس ہوا جس میں السید احمد الاسعد کو پارلیمان کا صدر منتخب کیا گیا۔ (اسٹار)

کیا وزیر اعظم ایران برطانیہ سے سمجھوتہ کر لیں گے؟

لنڈن ۶ جون - عنقریب اینگلو ایرانین آئل کمپنی کا ایک وفد تہران جانے والا ہے۔ اس کے متعلق یہاں دو ضروری باتوں پر زور دیا جا رہا ہے۔

اول یہ کہ مسٹر مارلیسن نے سوموار کے دن پارلیمان میں جو بیان دیا ہے اس کی روشنی میں مشن اس علم کے ساتھ تہران جا سکتا ہے کہ برطانیہ کی حکومت اس جھگڑے کو محض ایرانی حکومت اور کمپنی کے درمیان جھگڑا تصور نہیں کرتی

دوم یہ کہ برطانوی حکومت اپنی قانونی روش سے دستبردار نہیں ہوئی۔ تہران کے مذاکرات کا کافی حد تک انحصار اس احساس پر ہے کہ کمپنی کے نمائندے کوئی تعمیری تجاویز پیش کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔ ـــ دہشت پسند جماعت کا سرغنہ نواب صفوی گرفتار ہو چکا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر مصدق اپنے فیصلے کو مضبوط کرنے اور سمجھوتے کی طرف قدم بڑھانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

راولپنڈی میں یوم غالب۔

راولپنڈی ۶ جون - ۱۰ جون کو یوم غالب منانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ایک عارضی پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے۔ ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جس میں مشہور ادیب مرزا غالب کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالیں گے۔ ایک عظیم الشان مشاعرہ بھی منعقد کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس مشاعرے میں پاکستان کے سب مشہور شعراء شرکت کریں گے۔ (اسٹار)

ماریشس کی کھانڈ کی پیداوار میں اضافہ

لنڈن ۶ جون - ماریشس میں کھانڈ کی پیداوار کو بہت سرعت کے ساتھ بڑھا رہا ہے سنہ ۱۹۴۶ء میں ۱۳۳۰۰۰ ایکڑ زمین میں گنے کی فصل کاشت کی گئی تھی۔ پچھلے سال ۱۶۳۰۰۰ ایکڑ زمین میں گنے بوئے گئے تھے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں ۳۶۳۰۰۰ ٹن فصل پیدا ہوئی تھی اور اس طرح ریکارڈ قائم ہوا تھا۔ لیکن یہ ریکارڈ اب ہر سال ٹوٹ رہا ہے سنہ ۵۱-۱۹۵۰ء میں ۴۵۶۰۰۰ ٹن فصل پیدا ہوئی۔ (اسٹار)

کویت میں تیل کی پیداوار کا ریکارڈ

لنڈن ۶ جون کویت کے تیل کے چشموں سے اپریل کے مہینے میں بہت زیادہ تیل نکالا گیا۔ کویت میں اینگلو ایرانین آئل کمپنی اور گلف آئل کارپوریشن کا برابر کا حصہ ہے۔ اس سال کے پہلے چار ماہ میں ۶۷۳۶۱۰۴ ٹن تیل نکالا گیا۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں کل ۱۷۰۰۰۰۰۰ ٹن تیل نکالا گیا۔ (اسٹار)